تبصرہ کتب

سرمایۂ افکار

ناشر : طارق اکیڈمی۔ جھنگ بازار۔ لائل پور

تقسیم کنندہ گان : الاخوان۔ چنیوٹ بازار۔ لائل پور

صفحات : ۱۰۴ - مجلد مع گرد پوش۔ قیمت : آٹھ روپے

زیر نظر کتاب پروفیسر سعید اختر کی ان علمی کاوشوں میں سے ایک ہے جن کا سلسلہ انھوں نے اپنی پیشہ ورانہ مصروفیات کے ساتھ ناسازگار حالات کے خلاف اعلان جنگ کرکے ایک عرصہ سے جاری رکھا ہوا ہے۔ پروفیسر موصوف گزشتہ ربع صدی سے درس و تدریس میں مصروف ہیں۔ ان کا خاص میدان اسلامیات ہے۔ وہ کالج کے طلبہ کو اسلامیات کا مضمون پڑھاتے ہیں۔ وہ اپنے مضمون سے متعلق تقریباً ایک درجن کتابوں کے مصنف بھی ہیں جن میں سے بعض تعلیمی نصاب میں داخل ہیں۔

''سرمایہ افکار،، کی نوعیت کچھ ایسی ہے کہ اسے ان کی تصنیف کہا بھی جا سکتا ہے اور نہیں بھی۔ اصل میں تو یہ کتاب الفرڈ گیام کے ایک مقالے ''فلسفہ و کلام،، کا ترجمہ ہے۔ لیکن ترجمے کے آگے پیچھے ابتدائیہ اور اختتامیہ کے زیر عنوان پروفیسر صاحب نے اپنے قلم سے جتنا مواد شامل کردیا ہے وہ اپنے حجم اور معیار میں الفرڈ گیام کے مقالے سے کمتر نہیں۔ علاوہ ازیں خود ترجمہ اس انداز کا ہے کہ بقول ڈاکٹر برہان احمد فاروقی اسے ''ترجمے کے محاسن کے پیش نظر ایک معیاری تألیف قرار دیا جا سکتا ہے،،۔ الفرڈ گیام کا مقالہ مسلمانوں کے فلسفہ و کلام سے متعلق ہے۔ مستشرقین کا رویہ مسلمانوں کے علوم و افکار کی

نسبت معلوم ہے۔ پروفیسر سعید اختر نے اپنے مقدمے میں بڑی عمدگی سے ان لغزشوں کی نشاندھی کی ہے جو علماء مستشرقین دانستہ یا نادانستہ طور پر کرنے کے عادی ھیں۔ کتاب کے آخری صفحات میں مشہور مسلم فلاسفہ اور متکلمین کا تعارف اور ان کے افکار کا جائزہ نہایت اختصار مگر جامعیت کے ساتھ درج کرکے کتاب کو خود مکتفی بنا دیا گیا ہے۔

(شرف الدین اصلاحی)

صریر خامہ کا نعت نمبر

صریر خامہ سندھ یونیورسٹی کے شعبہ اردو کا علمی و ادبی مجلہ ہے۔ اس مجلہ کے ساتھ راقم الحروف کا بہت دیرینہ اور گہرا تعلق رہا ہے۔ ۱۹۶۱ء میں جب راقم الحروف سندھ یونیورسٹی کا طالب علم تھا اس رسالے کا آغاز ھوا اور راقم اس کا پہلا ایڈیٹر مقرر ھوا۔ یہ نام بھی میرا ھی تجویز کیا ھوا ہے جو مرزا غالب کے اس شعر سے ماخوذ ہے:

آتے ھیں غیب سے یہ مضامین خیال میں
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے

ھم نے جب رسالہ نکالا تھا تو حالات اس طرح سازگار نہ تھے۔ ایک تو کام کی ابتداء تھی دوسرے طباعت و اشاعت کے مصارف شعبے کے طلبہ اور اساتذہ ھی مل جل کر برداشت کرتے تھے، اس لئے اس کے ظاھری معیار میں کوئی خاص بات نہ تھی، ھر کام غریبانہ انداز کا تھا۔ مگر اب اس کے جو شمارے آرھے ھیں ان کی شان ھی اور ہے۔ اس سے پہلے اقبال کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر اقبال نمبر بڑی سج دھج سے نکلا تھا اور اب اسی شان سے